روزنامہ

الفضل

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

سوموار 11 جولائی 2016ء 6 شوال 1437 ہجری 11 وفا 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 155

مرا ارمان

ترے در پر ہی میری جان نکلے
خدایا یہ مرا ارمان نکلے
نکل جائے مری جاں خواہ تن سے
نہ دل سے پر مرے ایمان نکلے
ہوں اک عرصہ سے خواہان اجازت
مرے بارے میں بھی فرمان نکلے
مرے پاس آ کے اللہ بیٹھ جاؤ
کہ پہلو سے مرے شیطان نکلے

(حضرت مصلح موعود)

جو دنیا کو خدا کے لئے چھوڑے گا اس کے لئے ایک بہشت یہاں اور ایک آگے ہوگی۔

حقیقی عید اور حقیقی خوشی وہی ہے جو خدا کی رضا کے لئے ہو

جو خدا کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے ان کو دونوں جہان کی نعمتیں دی جاتی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالفطر فرمودہ 7 جولائی 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 جولائی 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ عیدالفطر ارشاد فرمایا جو کہ حسب معمول ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق 2:45 بجے سہ پہر بیت الفتوح تشریف لائے اور نماز عید پڑھائی۔ تقریباً 3:05 بجے حضور انور نے خطبہ عیدالفطر کا آغاز فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج عیدالفطر کا دن ہے۔ کچھ علاقوں میں آج عید ہے کچھ علاقوں میں کل عید منائی جا چکی ہے۔ رمضان المبارک کے مطابق عید منائی جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے رمضان گزار کر اس روز کو عید منانے کا حکم دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رمضان کو گزارنے پر خدا نے اس دن خوشی منانے کی اجازت دی ہے۔ حقیقت میں خوشی اور عید کا دن وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔ دوسرے مذاہب و اقوام میں بھی خوشی کے دن یا تہوار منائے جاتے ہیں۔ اور ہر جگہ اس کا تصور اور مقصد یہ ہے کہ قوم یا مذہب کے افراد اکٹھے ہو کر خوشی منائیں کیونکہ اکٹھے ہو کر خوش ہونے سے خوف اور تھکان دور ہوتی ہے۔ کیونکہ انسانی فطرت ہے کہ کھیل کود اور اکٹھے مل بیٹھنے اور ہنس کر غم اور تھکاوٹ کا احساس ختم ہوتا ہے۔ اور اس سے ذہنی سکون اور پریشانی ختم ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ بچوں میں بھی یہ بات نظر آتی ہے کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے ان میں افسردگی اور چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب مل جل کر کھیلیں تو خوش اور تازہ دم نظر آنے لگتے ہیں۔ گویا کہ مل جل کر خوشی منانے سے یکسانیت ختم ہوتی ہے۔ اور خوشی کے ماحول سے راحت محسوس ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا دار لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس موقع کو ہاؤ ہو شراب نوشی اور دوسری نشہ آور اشیاء نیز بے ہودگی اور بے حیائی پر مشتمل خوشیوں کے سامان پیدا کر کے انسانوں کو عارضی فائدہ پہنچا کر اپنے کاروبار کو چمکاتے ہیں۔ کیونکہ انسانی فطرت کے مطابق ایسے ماحول سے عارضی طور پر غم ہلکا ہو جاتا ہے اور انسان ہنسنے لگ جاتا ہے۔ لیکن یہ عارضی خوشی اور بعض اوقات مستقل بیماری اور پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ عید کے دن کو بھی عارضی خوشیوں سے مناتے ہیں۔ اور ان میں مذہبی روح مفقود ہوتی ہے صرف ہاؤ ہو، کھانا پینا اور ظاہری زینت کے سامان ہوتے ہیں۔ ان کی عید دنیا داروں کی عید ہے۔ جیسے کرسمس اور دوسرے تہوار دنیا میں منائے جاتے ہیں۔ جن کے خوشیاں جانچنے کے پیمانے صرف یہ ہیں کہ فلاں کمپنی نے اتنا کمایا اور فلاں نے اتنا۔ یا پھر گزشتہ سالوں کی نسبت اس سال اتنا زیادہ خرچ ہوا۔ ان کی ترجیحات اپنی خواہشات اور امنگوں کو پورا کرنا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین حق نے جو عید منانے کا طریق بیان فرمایا ہے اس میں بھی اس انسانی فطرت کو مدنظر رکھا کہ اکٹھے ہو کر خدا کی عبادت کرو۔ اور اصل مقصد خدا کی رضا کو تلاش کرنا ہے۔ اپنی خوشیوں کے دنوں میں خدا کی رضا ڈھونڈو۔ گویا دوسروں کے تہواروں میں صرف عارضی خوشی ہوتی ہے جبکہ مومن کی عید خدا کی رضا کا ذریعہ بن کر دائمی خوشی کی عید کا سماں پیدا کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے دنیا دار کی خوشی منانے اور مومن کی خوشی منانے کے ذریعہ کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے بہت اچھا پیغام دیا ہے۔ فرمایا کہ اگر کوئی بھوکا ہو اور دوسرا اس کو گندی، خراب اور بیماری پیدا کرنے والی غذا دے دے تو اس سے اس کا پیٹ تو بھر جائے گا۔ اسی طرح کوئی پیاسا ہو اور اسے گندا غلیظ اور کڑوا پانی یا کوئی گندی چیز پلا دے تو اس سے عارضی طور پر اس کی پیاس رک جائے گی لیکن تھوڑی دیر بعد پھر بھڑک جائے گی۔ بلکہ بعض بیماریاں بھی پیدا کرنے کا باعث بن جائے گی۔ ایسے شخص کو یا تو بے وقوف کہا جائے گا یا اس کا دشمن۔ لیکن اگر کوئی دوسرا شخص ایسے موقع پر طیب غذا اور صاف ٹھنڈا پانی مہیا کرتا ہے وہ اس کا ہمدرد اور عقلمند سمجھا جائے گا۔ دین کی عیدوں کی یہی مثال ہے کہ زائد عبادت کی طرف توجہ دلائی۔ اور خدا کی رضا تلاش کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی تا ہر قسم کے نقصانات سے بچتے ہوئے مستقل خوشی اور راحت کے سامان مہیا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ جہاں روحانی پانی پلاتی ہے وہاں مادی پانی مہیا کرنے کی بھی کوشش کرتی ہے۔ افریقہ میں، پاکستان کے دور دراز کے علاقے اور تھر کے علاقے میں جہاں لوگ جوہڑوں اور تالابوں کے پانی پینے پر مجبور رہیں۔ ایسے تالاب جہاں جانور اور انسان اکٹھے پانی پیتے

باقی صفحہ 2 پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس القرآن اور عالمی اجتماعی دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 جولائی 2016ء کو رمضان المبارک کے آخری دن بیت الفضل لندن میں پُرتاثیر درس القرآن ارشاد فرمایا جس میں قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کی تلاوت کی، ساتھ ساتھ ان کا ترجمہ پڑھا اور تشریح فرمائی۔ یہ درس القرآن ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر سہ پہر ساڑھے چار بجے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے آغاز میں سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت فرمائی۔ حضور انور نے ان سورتوں میں بیان کئے گئے علمی نکات اور پیشگوئیوں کی وضاحت کی اور ان کے پورا ہونے کے بارے میں کھول کر دلائل بیان فرمائے۔ حضور انور کے اس درس کا خلاصہ پیش ہے۔

سورۃ اخلاص کی تشریح کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی کامل توحید کو بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات موجود ہے، منفرد ہے اور یکتا ہے اپنی صفات میں۔ قرآن کریم یہ اعلان کرتا ہے کہ اللہ موجود ہے لیکن تم اندھے ہو تم کو نظر نہیں آتا، اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو راستہ دکھاتے ہیں۔ فرمایا: ذاتی تجربہ خدا کا اس وقت ہوگا جب انسان اس کی طرف قدم بڑھائے گا اس لئے ذاتی طور پر اللہ سے تعلق پیدا کر کے اس کی پہچان کرنی چاہئے۔ حضور انور نے قرآن کریم میں بہت سی جگہوں پر بیان ہونے والی پیشگوئیوں اور ان کے پورا ہونے کے بارے میں بیان فرمایا۔

باقی صفحہ 2 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

بقیہ از صفحہ 1: خطبہ عید الفطر

ہیں۔ اوران میں جانوروں کا گند بھی شامل ہو جاتا ہے۔ یہ پانی اتنا گندا ہوتا ہے کہ اگر پیاس انتہا کو نہ پہنچی ہو تو انسان اس پانی کے پینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جماعت احمدیہ وہاں نلکے اور کنویں بنا کر دیتی ہے اور جو لوگ ہیومینیٹی فرسٹ اور IAAAE میں اس کام کے لئے جاتے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ یہاں ہزاروں پاؤنڈ خرچ کر کے بھی وہ خوشی لوگوں کے چہروں پر نہیں آتی جو ان بچوں اور بوڑھوں کو ملتی ہے جب وہ صاف پانی کو دیکھتے ہیں۔ اس کام کے لئے بھی جو استطاعت رکھتے ہوں ان کو ضرور مدد کرنے کے لئے آگے آنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا دوسروں کی عید اور تہوار میں یہ فرق ہے کہ ہم کو خدا نے یہ طریق سکھایا کہ خوشی منانے کیلئے ہر روز پانچ مرتبہ خدا کو یاد کرتے ہو اس دن زیادہ خوشی منائی ہے اس لئے چھ مرتبہ خدا کی عبادت کے لئے اکٹھے ہو۔ اور اس کے ساتھ اچھے کھانے کھاؤ۔ تو اگر صرف کھانے پینے میں مصروف ہو گئے اور نمازیں رہ گئیں اور کوئی پاک تبدیلی پیدا نہ ہوئی تو یہ حقیقی عید کی خوشی نہیں ہے۔ پس نمازوں کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس سے خدا کے قرب کی راہ ملتی ہے۔ یہی حقیقی عید ہے۔ اگر یہ ہو گا تو پھر ہر روز روز عید ہو گا۔ کیونکہ حقیقی عید جنت کا ملنا ہے۔ اور جنت اس دنیا سے شروع ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو خدا کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے ان کو دونوں جہان کی نعمتیں دی جاتی ہیں۔ جو دنیا کو خدا کے لئے چھوڑتا ہے اس کے لئے ایک بہشت یہاں ہو گا اور ایک بہشت آگے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حکومت یا بعض کمپنیاں اپنی مصنوعات کی نمائش لگاتی ہیں تا کہ لوگ ان کو دیکھیں اور پھر حاصل کریں۔ فرمایا اسی طرح خدا تعالیٰ نے دو عیدیں حقیقی خوشی کا علم دینے کے لئے بطور نمائش کے بنائی ہیں۔ اور اس میں جو سبق دیا کہ اگر چاہو تو ہر روز عید کر لو۔ کیونکہ عید میں خدا کے قرب کے راستے تلاش کئے جاتے ہیں۔ جب خدا راضی ہو گیا تو اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ خدا کی رضا سے مکمل تسکین ملتی ہے جو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جنت کے سامان پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے خدا راضی ہو جائے اس کے سارے غم اور رنج دور ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں وہ رنگ بھر دیا کہ ان کو سکون خدا کی رضا میں ملتا تھا۔ بظاہر ان کی زندگی غربت کی تھی۔ دو وقت کی روٹی میسر نہ تھی پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ بھوک پیاس اور دوسری مشکلات برداشت کرتے تھے لیکن رسول اللہ کا در چھوڑنا گوارا نہ تھا۔ چند کھجوریں اور چند گھونٹ پانی پی کر سارا سارا دن جنگ لڑتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو ایسی عیدیں دکھائیں کہ بڑے بڑے بادشاہ ان کے سامنے سرنگوں ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کی رضا اصل مقصود ہے۔ نرم اور عمدہ غذا اصل خوشی نہیں۔ اگر ہم نے خدا کو راضی کر لیا تو وہ ہمارا نگہبان ہو جائے گا۔ اگر ہم خدا کے حقوق ادا کرنے والے ہو جائیں۔ اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔ قربانی کرنے والے بن جائیں اور خود غرضی کو چھوڑنے والے بن جائیں، غریبوں کے ہمدرد بن جائیں اور اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کر لیں تو عیدوں کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں خدا تعالیٰ ایسی جماعت تیار کرنا چاہتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اور پاک دل جماعت بن جائے۔ خدا تعالیٰ کا اپنا دوست بنائے۔ صرف مشکلات میں نہیں بلکہ اپنی خوشی اور سہولت کے وقت میں خدا تعالیٰ کو یاد کرنا اور اس کو راضی کرنا چاہئے۔ جو خدا کی رضا کے ساتھ متفق ہوا سے حیات طیبہ حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ ایمان کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی دوستی دنیا دار کی دوستی کی طرح نہیں ہوتی۔ دنیا دار تو ساتھ چھوڑ دیتا ہے لیکن خدا نہیں چھوڑتا بلکہ وہ اس کو، اس کے گھر کو اور اس کے پس خوردہ کو بھی برکت دیتا ہے۔ پس یہ عیدیں عارضی نہ ہوں بلکہ مستقل عیدیں بن جائیں۔ اور خدا کے ساتھ پختہ تعلق ہمارا قائم ہو جائے۔ رمضان کی برکات کو جاری رکھنے والی عید ہو۔ اور جو رمضان میں حاصل کیا یا حاصل کرنے کی کوشش کی خدا کی رضا پانے کیلئے اس کوشش کو مستقل کرنے والے بن جائیں۔ اللہ کرے کہ ہم خدا کی رضا کی خاطر لڑائی اور فساد کو دور کر کے حقیقی عید منانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عید منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور نے اس کے بعد چند دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ عراق، شام اور لیبیا کے حالات بہتر ہونے کے لئے دعا کریں، اسیران کیلئے اور شہداء کے ورثاء کے لئے دعائیں کریں۔ جو مشکلات میں گرفتار ہیں۔ ان کی مشکلات خدا دور کرے۔ کارکنان، خدمت گزار اور واقفین زندگی کے لئے دعا کریں کہ خدا ان کو احسن رنگ میں خدمت کرنے کی بھی توفیق دے اور اس کو قبول بھی فرمائے۔ اور اپنی جناب سے جزا بھی عطا فرمائے۔ مشکلات کو آسانیوں میں بدل دے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور ہم سب کے ایمان و ایقان کو بڑھائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب کو عید مبارک ہو۔ اس کے بعد حضور انور نے خطبہ ثانیہ پڑھا اور دعا کروائی۔ پاکستانی وقت کے مطابق 3:40 بجے سہ پہر حضور انور نے سب کو سلام کہا اور تشریف لے گئے۔

☆............☆............☆

بقیہ از صفحہ 1: درس القرآن۔ عالمی اجتماعی دعا

فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر فعل میں کامل ہے۔ جس طرح وہ چاہتا ہے کرتا ہے، وہ ہر قسم کے شرک سے پاک ہے وحدہٗ لاشریک ہے۔

حضور انور نے سورۃ الفلق کا ترجمہ پیش فرمایا اور اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فساد کے زمانے میں حضرت مسیح موعود کو بھیجا جس نے دنیا کو اندھیروں سے نکال کر روشنی دکھانی ہے۔ اللہ نے جو یہ روشنی بھیجی ہے اس روشنی کو لینے کے لئے نہ وہ بند کمروں سے نکلنا چاہتے ہیں اور نہ سوچوں کو کھولنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ وہ دنیا کا فساد دنیاوی طریقوں سے دور کر دیں گے۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے ممالک فساد میں مبتلا ہیں۔

اس سلسلہ میں حضور انور نے مختلف ممالک کا ذکر کر کے فرمایا: یہ سب کیا ظاہر کرتا ہے کہ اندھیرا پھیل چکا ہے، اس موقع پر الٰہی روشنی کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیاوی طاقتوں سے یہ فساد رکنے والا نہیں۔ یہ اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ کے فرستادے کی بات نہیں سنتے۔ پس یہ روشنی اگر مل سکتی ہے تو الٰہی قوتوں کے ذریعہ۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود کا ہاتھ پکڑے بغیر چارہ نہیں ہے جو مرضی کر لیں۔ یہ لوگ بجائے اس کے کہ اللہ کی پناہ تلاش کریں، اس سے باہر نکل رہے ہیں۔ فرمایا وہ سورۃ فلق کی دعا پڑھتے تو ہیں لیکن ہر برائی میں مبتلا ہیں، اخلاقی لحاظ سے دیوالیہ ہو چکے ہیں اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہیں، ساری دنیا میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے، کہیں بھی امن نہیں ہے۔

حضور انور نے آخری سورۃ الناس کا ترجمہ پیش کر کے فرمایا کہ اپنے معبود حقیقی کو پہچانو گے تو اندرونی و بیرونی شر سے بچتے رہو گے۔ فرمایا اپنے حقیقی رب کو رب بناؤ، اس کی بادشاہی ہر ایک پر حاوی ہے۔ بڑے بادشاہوں کی بادشاہی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، اس کی پناہ میں آؤ جو حقیقی معبود ہے۔ فرمایا یاد رکھو تمہارے رزق مہیا کرنے والا اور پرورش کرنے والا صرف ایک خدا ہے کوئی دنیاوی طاقت نہیں ہے۔ حقیقی مومن کو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ جب دنیاوی طاقتیں اپنے آپ کو رب سمجھنے لگ جائیں تو اللہ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ حضور انور نے مزید فرمایا آج شیطان کے جتنے فتنے ہیں ہر ذریعہ سے ان کے خلاف قدم اٹھانا ہے اور اس روحانی روشنی کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ آئی ہے۔ اللہ نے جو اس زمانے میں روشنی اتارنی تھی وہ اتار دی ہے ہم خوش قسمت ہیں جن کو یہ عطا ہوئی ہے، اب ہم نے اس کو پھیلانا ہے۔

حضور انور نے آخر پر دعا کرائی، دعا سے پہلے تمام احمدی احباب و خواتین، واقفین زندگی، واقفین نو، شہداء احمدیت، اسیران راہ مولیٰ، بیمار، مصیبت زدگان، اقتصادی بدحالی کے شکار، بیوگان، یتامیٰ، طلباء، بے روزگار، درویشان قادیان، تحریک جدید، وقف جدید میں مالی لحاظ سے حصہ لینے والے اور ایم ٹی اے کے کارکنان کو دعاؤں میں یاد رکھنے کی تلقین فرمائی۔ آخر پر حضور انور نے درود شریف اور بعض دعائیں پڑھیں اور دعا کروائی جس میں دنیا بھر کے احمدی ایم ٹی اے کی وساطت سے براہ راست شامل ہوئے اور ایک گھنٹے سے زائد وقت پر مشتمل حضور انور کا یہ درس اختتام کو پہنچا۔

☆............☆............☆

بیوت الحمد منصوبہ اور

خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 130 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 25 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

مکرم حافظ عبدالحمید صاحب

نرم اور پاک زبان کا استعمال انسان کو ہردلعزیز بنا دیتا ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اس کی سہولت کیلئے اسے ایسے اعضاء جسمانی سے نوازا جو زندگی گزارنے کے لئے اس کے مدومعاون ثابت ہوں جیسے ہاتھ، پاؤں، ناک، کان، زبان اور آنکھ وغیرہ پس شکرانِ نعمت کے طور پر ہم پہ واجب ہے کہ ہم اپنے اعضاء کا صحیح موقعہ اور محل کے مطابق استعمال کریں تا کہ اس دنیا میں بھی کامیاب ہوں اور اگلے جہان میں بھی خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں۔

زبان اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اس نعمت کی اصل قدر وہ جانتے ہیں جو قوت گویائی سے محروم ہیں ۔ یہ بظاہر گوشت کا ایک لوتھڑا ہے مگر ہمارے تمام جذبات اور احساسات کو بیان کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

زبان ایک ایسا عضو ہے کہ جس سے علاوہ ہم عمدہ کھانوں کے ذائقے چکھنے کے ایک بہت بڑا کام لیتے ہیں یعنی اس کے ذریعہ ہم اپنے مدعا کو الفاظ کا رنگ دے کر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ جذبات کے اظہار کی صلاحیت اللہ تعالیٰ نے دو ہی چیزوں کو دی ہے ایک زبان اور دوسرے قلم کو۔

نرم اور پاک زبان کا استعمال انسان کو معاشرہ میں ہردلعزیز بنا دیتا ہے لوگ ایسے شخص سے محبت کرتے ہیں اس کی محفل اور مجلس کو پسند کرتے ہیں کیونکہ الفاظ کی نسبت لہجے کا اثر زیادہ ہوتا ہے دنیا میں زیادہ تر جھگڑے لہجے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ لوگوں سے اچھی اور بہترین بات کیا کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جھوٹ یعنی غلط بیانی اور غیبت سے منع فرمایا اور قولِ سدید یعنی سیدھی اور صاف بات کرنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرمایا یعنی اے مرے محبوب! یہ گروہ عاشقاں جو ہر دم اور ہر لمحہ تیرے اشارہ پر قربان ہونے کے لئے تیار رہتا ہے یہ تیری پاک اور نرم زبان ہی کی وجہ سے ہے ورنہ اگر تو سخت زبان اور سخت دل ہوتا تو ان میں سے ایک بھی نظر نہ آتا۔

ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں پاک اور نرم زبان کے استعمال کی تلقین فرمائی۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ۔ صبح ہوتی ہے تو انسان کے سب اعضاء اس کی (زبان) کی گوشمالی کرتے ہیں کہ دیکھ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر ۔ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ۔ تو سیدھی ہوئی ۔ تو ہم بھی سیدھے ہیں اور تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہیں۔

(ریاض الصالحین)

آپ ﷺ کی گفتگو میں تلخی تھی نہ تیزی۔ ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھا کر وضاحت اور نرمی سے آپؐ اس طرح کلام فرماتے کہ بات ذہن نشین ہو جاتی۔ تین دفعہ بات دہراتے تھے۔

(مسند احمد جلد 3 ص 423)

حضرت جابرؓ کی روایت کے مطابق رسول کریمؐ کی گفتگو میں بھی ایک ترتیب اور حُسن ہوتا تھا۔

(مستدرك حاكم جلد 3 ص 9)

آپؐ گفتگو میں الفاظ کے چناؤ میں بہت احتیاط سے کام لیتے تھے اور الفاظ کے بے محل استعمال کی اصلاح فرما دیتے۔ (بخاری)

امّ معبد کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ شیریں بیان تھے۔ آپؐ کی گفتگو کے وقت ایسے لگتا تھا جیسے کسی مالا کے موتی گر رہے ہوں۔

(الطبقات الكبریٰ لابن سعد جلد 1 ص 378)

آنحضرت ﷺ کی گفتگو فضول باتوں اور ہر قسم کے نقص سے مبرّا اور بہت واضح ہوتی تھی۔ اپنے ساتھیوں سے تلخ گفتگو نہیں کرتے تھے۔ نہ ہی انہیں باتوں سے رسوا کرتے تھے۔ معمولی سے معمولی احسان کا ذکر بھی تعظیم سے کرتے اور کسی کی مذمت نہ کرتے۔ کسی پر محض دنیوی بات کی وجہ سے ناراض نہ ہوتے البتہ جب کوئی حق سے تجاوز کرتا تو پھر آپؐ کے غصہ کو کوئی نہ روک سکتا تھا اور ایسی بات پر آپؐ سزا ضرور دیتے تھے مگر محض اپنی ذات کی خاطر غصے ہوتے تھے نہ انتقام لیتے تھے۔ غصے میں منہ پھیر لیتے تھے۔ خوش ہوتے تو آنکھیں نیچی کر لیتے۔ مسکراتے تو سفید دانت اس طرح آبدار ہوتے جیسے بادل سے گرنے والے اولے۔ (ابن سعد)

(ابو داؤد كتاب الادب :4838)

رسول کریم ﷺ بغیر ضرورت کے گفتگو نہ فرماتے تھے اور جب بولتے تھے تو فصاحت و بلاغت سے بھرپور نہایت بامعنی کلام فرماتے۔ خود بات شروع کرتے اور اسے انتہا تک پہنچاتے تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا جتنے لوگ جہنم میں جائیں گے ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہوگی جو اپنی زبان کی کرتوت کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے مثلاً جھوٹ بول دیا، غیبت کر دی، کسی کا دل دکھا دیا، کسی کی دل آزاری کی، دوسروں کے ساتھ غیبت میں حصہ لیا، کسی کی تکلیف پر خوشی منائی، زیادہ باتیں کیں، جب یہ گناہ کے کام کئے تو اس کے نتیجے میں وہ جہنم میں چلا گیا۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة ، حدیث نمبر 2616)

رسول اللہ ﷺ جب کسی کو کسی کام کیلئے متعین کر کے بھیجتے تو فرماتے۔ اچھی اچھی باتیں سنایا کرو اور بری باتیں نہ بتایا کرو۔ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرو۔ ان کو مشکل میں مت ڈالو۔ (ابوداؤد)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔ ’’رہائی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں...... سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔‘‘

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔ زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی طرح امرِ حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ يَـاْمُـرُوْنَ بِـالْـمَـعْـرُوْفِ ...... مومنوں کی شان ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور اندازِ بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اِک زباں ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیثِ سیّدنا سیّد الوریٰؐ

پھر فرمایا ’’ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے۔

زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے ۔ زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آ جاتی ہیں اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریا کاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیاں بہت جلد پیدا ہوتا ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار میں ہوں ۔ حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قول زور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے ۔ یہ سخت غلطی ہے ‘ اگر کوئی ایسے سمجھے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراراً سؤر کھالے تو یہ امر دیگر ہے ۔ لیکن وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دیدے تو وہ (دین) سے دور نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیان خطرناک ہے اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے ۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو۔

پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے

ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو۔ اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اسے چھوڑتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا۔

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

دین دار کو چاہئے کہ اپنی زبان سنبھال کر رکھے۔ زبان کی تہذیب کا ذریعہ صرف خوف الٰہی اور سچا تقویٰ ہے۔ جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتی۔

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

نرمی کے ساتھ گفتگو کرنے کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

دیکھو نرمی ایسی ضروری چیز ہے کہ خدا تعالیٰ نبی کو کہتا ہے قُـوْلَا لَـهٗ قَوْلًا لَيِّنًا (طٰہٰ:45) فرعون تمہیں گالیاں دے گا تم پر سختی کرے گا مگر تم اس سے نرم نرم باتیں کرنا ۔ یہ انہیں اس لئے کہا گیا کہ وہ فرعون کے سامنے بطور نمونہ تھے اگر وہی سختی کرتے اور درشتی سے پیش آتے تو وہ کہتا جس انسان کی اپنی یہ حالت ہے وہ مجھے کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ مگر ان کی نرمی کو دیکھ کر فرعون گھبرا گیا کیونکہ وہ سختی کرتا اور گالیاں دیتا تھا مگر حضرت موسیٰؑ ہنس کر نرمی سے جواب دے دیتے اس سے وہ گھبرا گیا کہ کوئی طاقت اور قوت ہے جس نے اسے سہارا دیا ہوا ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ سختی اور درشتی نے اس پر ذرا بھی اثر نہیں کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ بجائے اس کے کہ سختی کی وجہ سے فرعون کا رعب حضرت موسیٰ پر پڑتا یہ ہوا کہ ان کی نرمی کی وجہ سے فرعون پر انکا رعب پڑ گیا۔ اکثر لوگ اپنا رعب داب جمانے کے لئے سختی کرتے ہیں حالانکہ حقیقی رعب سختی سے نہیں بلکہ نرمی سے پڑتا ہے اس لئے نرمی سے ہی کام لینا چاہئے۔

انسان کو اپنی زبان کو روک کر رکھنا چاہئے، فضول بیہودہ گوئی، لعن طعن، لگائی بجھائی اور غیبت سے بچتا رہے کیونکہ اس سے معاشرہ میں بدامنی اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور امن اٹھ جاتا ہے۔

بول بولو وہی جو میٹھے ہوں
تُند خوؤں کا یوں شکار کرو
گفتگو یُوں کرو کہ پھول جھڑیں
بات حق اور پائیدار کرو

زبان کا وزن بہت ہی ہلکا ہوتا ہے مگر اسے بہت ہی کم لوگ سنبھال پاتے ہیں ۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا ۔ انسان میں کتنے عیب ہوتے ہیں ۔ جواب ملا بے شمار ہیں ۔ لیکن ایک خوبی سب پہ پردہ ڈالتی ہے اور وہ ہے زبان پہ قابو۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ جب عقل کامل ہو جائے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔

تلخ اتنی تھی کہ پینے سے زباں جلتی تھی
زندگی آنکھ کے پانی میں ملا لی میں نے

بعض ایسے انسان جن کی زبان ان کے قابو میں نہیں ہوتی وہ گفتگو کرتے ہوئے انسانیت کی معراج سے اس قدر گر جاتے ہیں کہ اپنی زبان کی

وجہ سے ہی اپنے آپ کو پستی کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔ ان کے بارہ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کی آنکھیں تو ہیں مگر شاید بینائی نہیں' دل تو ہے مگر احساس نہیں اور یہ دین اور اخلاقیات کی تعلیمات سے کوسوں دور ہیں۔

زبان کی حفاظت کا تقاضا ہے کہ انسان غیرضروری بات چیت اور بحث ومباحثہ سے پرہیز کرے۔ شاعر اس بات کو ایک شعر میں یوں بیان کرتا ہے۔

یا رب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

زندگی کے سفر میں انسان کا واسطہ ہرطرح کے لوگوں سے ہوتا ہے اس لئے موقع محل کے مطابق بات کرنا ہی عقلمندی ہے۔

ضروری نہیں کہ انسان جو بات دیکھے یا محسوس کرے اسے زبان پر بھی لائے بعض اوقات خاموشی ہی بہتر ہوتی ہے۔ خاموشی ہزار بلائیں ٹال دیتی ہے بلکہ وقار اور سلامتی کی بھی ضامن ہے۔ خاموشی سب سے زیادہ آسان کام اور سب سے زیادہ نفع بخش عادت ہے۔ جسے سلامتی کی ضرورت ہو اسے خاموشی اختیار کرنی چاہئے کیونکہ باتیں بنانا خود بخود اور خاموش رہنا ذہانت سے آتا ہے۔ انسان کی زبان اس کی شخصیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ جب تک انسان خاموش ہو دوسرے اس کے بارہ میں کوئی حتمی رائے قائم نہیں کرسکتے بولنے سے انسان کی عقل وفہم کا پتہ چلتا ہے۔ گویا شاعری کی زبان میں یوں کہیں گے۔

میں نہیں مانتا کاغذ پہ لکھا شجرہ نسب
بات کرنے سے قبیلے کا پتا چلتا ہے

خاموشی ہی کو بہترین سمجھنے والا شاعر یوں کہتا ہے۔

آؤ چپ کی زباں میں، زید
اتنی باتیں کریں کہ تھک جائیں

قول مشہور ہے کہ۔

پرندے پنجوں کی وجہ سے، مچھلیاں منہ کی وجہ سے، چوپائے پاؤں کی وجہ سے اور انسان اپنی زبان کی وجہ سے جال میں پھنستے ہیں۔

پہلے تولو پھر بولو کیونکہ کہتے ہیں تلوار کا زخم بھر جاتا ہے لیکن زبان کا زخم نہیں بھرتا۔ جس طرح کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آسکتا اسی طرح زبان سے نکلے ہوئے الفاظ واپس نہیں آسکتے۔

ایک پنجابی شاعر نے اس بات کو کیا خوب بیان کیا ہے۔

جو بول منہ اوں نکل گیا
او تیر کمانوں نکل گیا

اور اردو شاعر اس بارہ میں اپنی رائے کا اظہار اس طرح کرتا ہے۔

بات اپنی کرے یا پرائی کرے
آدمی سوچ کے لب کشائی کرے

زبان جیسی عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے کا تقاضا ہے کہ اس سے مفید کام لیا جائے۔ انسان کی زبان اسے مٹھائی بھی کھلاسکتی ہے اور پٹائی بھی۔

سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کرکے دیکھتے ہیں

ایک کہانی بیان کی جاتی ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا کہ انسان کے جسم کا بہترین عضو کیا ہے؟ وزیر نے کہا ''زبان'' پھر بادشاہ نے پوچھا اور برا عضو کیا ہے؟ وزیر نے کہا کہ ''زبان'' بادشاہ حیران ہوا اور کہا اچھا بھی یہ اور برا بھی یہ۔ وزیر نے کہا: ہاں اگر زبان اچھی ہو تو اس سے اچھا کوئی نہیں اور اگر بری ہو تو اس سے برا کوئی نہیں کہنے کو یہ ایک کہانی ہے لیکن حقیقت میں ایک پوری زندگی ہے اگر انسان اس بات پر غور کرلے تو بے شک دنیا وآخرت کی کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔

نرم زبانی کے بارہ میں چند اقوال مشہور ہیں۔

کہ کم بولنا حکمت، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت ہے

☆ تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بری گفتار کا روح پر۔

☆ زبان اگرچہ تلوار نہیں پر تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ بات اگرچہ تیر نہیں پر تیر سے زیادہ زخمی کرتی ہے۔

☆ زبان میں کوئی ہڈی نہیں' لیکن اس پر بھی یہ کچل دیتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 نومبر 1989ء میں جماعت کو جن پانچ بنیادی اخلاق کو اپنانے کی نصیحت فرمائی ان میں سے ایک ''نرم اور پاک زبان'' کا استعمال ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطابات میں ہمیں نصائح کرتے ہوئے میٹھی، شیریں، نرم اور پاک زبان سے گفتگو فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے پیارے امام کی پیروی میں نرم اور پاک زبان کے استعمال کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہمارا معاشرہ ایک جنت نظیر معاشرہ بن جائے۔

ہوس نے کردیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا

ف۔ر۔عاطف

میری ساس محترمہ رضیہ درد صاحبہ

میری ساس امی جان محترمہ رضیہ درد صاحبہ بنت حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب۔ ہمہ جہت شخصیت کی مالک تھیں۔ وہ بہترین استاد تھیں تو قابل تقلید لجنہ کی ممبر بھی تھیں۔ گھر میں جان نچھاور کرنے والی ماں تھیں تو دوسری طرف دوستوں جیسی ہمدرد ساس بھی تھیں۔ بہت سے لوگ ان کو مختلف حوالوں سے جانتے ہوں گے۔ کوئی ان کی سٹوڈنٹ رہی ہوں گی تو کسی نے لجنہ دفتر میں ان کے ساتھ کام کیا ہوگا۔ یا پھر کوئی ان کی سبق آموز تقاریر سے مستفیض ہوئی ہوں گی۔ مگر میں آج جس حوالے سے ذکر خیر کرنا چاہتی ہوں وہ خالصتاً ساس اور بہو کے تعلقات کے حوالے سے ہے جو میرا ان کے ساتھ تھا۔

میں جب شادی کے بعد کوٹلی آزاد کشمیر سے ربوہ آئی تو میرے لئے سب کچھ نیا بلکہ ایک لحاظ سے اجنبی تھا۔ لوگ، زبان، موسم، شہر غرضیکہ سب کچھ مختلف تھا۔ مگر امی جان کی محبت وشفقت اور رہنمائی نے تمام اجنبیت ختم کردی اور میں سسرال میں بہت جلد گھل مل گئی۔ اگرچہ مجھے ان کے ساتھ زیادہ دیر رہنے کی سعادت حاصل نہ ہوسکی مگر جو چار سال ہم نے پاکستان میں اور تقریباً ایک سال آئیوری کوسٹ میں اکٹھے گزارے وہ میرے لئے قیمتی سرمائے سے کم نہیں۔ اس عرصہ میں ان کو قریب سے جاننے کا موقع ملا تو ان کی شخصیت کے بہت سے پہلو مجھ پر کھلے۔ امی جان غریبوں کی بے انتہا ہمدرد اور ان کا خیال رکھنے والی تھیں۔ خصوصاً گھر میں مختلف کام کرنے کے لئے آنے والوں کا بہت خیال رکھتیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پاکستان میں قیام کے دوران ایک راج گیر گھر کی مرمت کے سلسلے میں اکثر آیا کرتا تھا اور ہمیں یہ تاکید تھی کہ اس کو اچھا کھانے کو دینا ہے۔ اس کی روٹی موٹی اور وزنی بنائی ہے اور سالن اگر دو قسم کے بنے ہیں تو اس کو گوشت والا دینے کا کہتیں کہ غریب آدمی ہے گوشت کہاں کھاتا ہوگا۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ یہ بھی کہتیں کہ اس کو کھانے کے بعد میٹھا کھانا پسند ہے اس لئے ضرور کچھ میٹھا بھی دینے کو کہتیں۔ اسی طرح گھر میں کام کرنے والی کا بھی بہت خیال رکھتیں۔

ایک سات آٹھ سال کی بچی کو اپنے پاس رکھا ہوا تھا اس کو قرآن کریم کے ساتھ سکول کی تعلیم بھی میٹرک تک دلوائی اور اب وہ برسر روزگار ہے۔ اسی طرح بیشمار خواتین کی امی جان خاموش ہاتھ سے اکثر امداد کیا کرتی تھیں۔

امی جان جہاں خود دوسروں کی امداد کرتیں وہاں اگر کوئی ان کا کوئی کام کردیتا اسے ہمیشہ یاد رکھتیں اور شکر گزار ہوتیں خواہ وہ کام کتنی بھی معمولی نوعیت کا ہوتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ جب ہم لوگ افریقہ سے رخصت پر پاکستان آئے تو مجھے اپنی پنشن بک دکھائی اور کہنے لگیں کہ تمہیں یاد ہے اس بک پر تم نے cover چڑھا کر اسے مضبوط کیا تھا اور اس وجہ سے یہ آج تک محفوظ ہے۔ حالانکہ وہ بات کئی سال پرانی تھی اور میں بھول بھی چکی تھی مگر انہیں یاد تھی اور مجھے بھی یاد دلائی۔

ایک بہت بڑی خاصیت ان کا صائب الرائے ہونا تھا۔ جب بھی کوئی بھی ان سے مشورہ کرتا تو پورے خلوص کے ساتھ مشورہ دیتیں جو نہایت صحیح ثابت ہوتا۔ شادی سے قبل میں ملازمت کرتی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے B.Ed کا امتحان بھی دیا جس کا نتیجہ شادی کے بعد نکلا اور جس میں میری ایک مضمون میں compart آگئی۔ میں نے دل برداشتہ ہوکر دوبارہ امتحان نہ دینے کا خود ہی فیصلہ کرلیا۔ میرے اس فیصلے پر مجھے نہایت پیار اور حکمت سے دوبارہ امتحان دینے پر قائل کیا۔ جس پر میں نے امتحان دیا اور کامیاب ہوگئی۔

امی جان کے اندر محبت اور ہمدردی کا ایک سمندر موجزن تھا۔ شادی کے بعد ابتدائی دنوں میں جب بھی میں کچن میں کام کرنے کا ارادہ کرتی تو منع کردیتیں۔ میں سوچتی کہ شاید میرا کام انہیں پسند نہیں آتا جو مجھے منع کردیتی ہیں۔ دو تین مرتبہ ایسا ہوا تو ایک دن خود ہی کہنے لگیں کہ دیکھو ربوہ میں یہ تمہاری پہلی گرمیاں ہیں اور یہاں کے سخت موسم کی تمہیں ابھی عادت نہیں ہے۔ پہلے یہاں کے موسم کی عادی ہو جاؤ پھر ساری زندگی پڑی ہے کچن میں کام کرنے کے لئے۔ اسی طرح میری چھوٹی بیٹی کی پیدائش کے موقع پر جبکہ وہ ہمارے ساتھ آئیوری کوسٹ میں مقیم تھیں مجھے اپنے ہاتھ سے ایک سکارف ٹھنڈ سے بچاؤ کی خاطر بنا کردیا۔

جسمانی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ روحانی ضرورتوں کا بھی بہت خیال رکھتیں۔ جمعہ اور اجلاسوں میں جانے کی تاکید کرتیں۔ اجلاس والے دن متعدد مرتبہ یاددہانی کرواتیں اور اجلاس سے واپسی پر ضرور پوچھتیں کہ کیا پڑھا اور کیا سیکھا۔ بچوں کی تربیت کے حوالے سے اتنے اہم اور بظاہر معمولی نظر آنے والے نقاط سمجھائے کہ اب جب زندگی میں وہ کام آتے ہیں تو ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ میری بڑی بیٹی عزیزہ حانیہ نے جب قاعدہ یسرنا القرآن شروع کیا تو بعض حروف تہجی کو صحیح ادا نہ کرسکتی تھی جس پر میں بہت پریشان ہوگئی کہ کیسے اس کو سکھاؤں۔ مجھے اس معاملے میں پریشان دیکھا تو کہنے لگیں کہ بچے کو کوئی بھی چیز زبردستی یا مجبور کرکے نہ سکھاؤ۔ بعض اوقات بچے کسی بھی مقام پر اڑ جاتے ہیں تو وہاں رکنے کی بجائے آگے چلتے جانا چاہئے آہستہ آہستہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ جب ان کی اس نصیحت پر عمل کیا تو میں حیران رہ گئی کہ بچی نے تھوڑے عرصہ میں خود بخود صحیح ادائیگی شروع کردی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کے لئے صدقہ جاریہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مدثر حفیظ گھمن صاحب

کالا موتیا Glaucoma

بیماری کی نوعیت، علاج اور بچاؤ کے طریق

آنکھ ایک کیمرے کی طرح کام کرتی ہے۔ روشنی آنکھ کے پردہ یعنی ریٹینا (Retina) پر پڑتی ہے اور وہاں سے سگنل (Signals) دماغ کو جاتے ہیں اور ہمیں نظر آتا ہے اور اگر یہ سگنل دماغ تک نہ پہنچ سکیں تو ہمیں نظر نہیں آتا۔

کالا موتیا (Glaucoma) ہوتا کیسے ہے یہ سمجھنے کے لئے ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ آنکھ کے اندر کیا کچھ ہوتا ہے اور کہاں پر خرابی ہوتی ہے جس سے کالا موتیا ہوسکتا ہے۔ آنکھ کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ اگلا حصہ (Anterior Chamber)
یہ کورنیا سے لے کر آئرس تک ہوتا ہے۔

2۔ پچھلا حصہ (Posterior Chamber)
آئرس سے لے کر قدرتی عدسہ (Natural Lens) تک کا حصہ اور یہ بہت چھوٹا حصہ ہوتا ہے۔

3۔ اور آخر میں Vitreous Chamber ہوتا ہے۔

کالا موتیا کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں پتہ ہو کہ آنکھ کے مختلف حصے کام کیسے کرتے ہیں۔ اگلے حصے (Anterior Chamber) میں ایک خاص قسم کا پانی (Fluid) ہوتا ہے جسے ایکوس (Aqueous Humor) کہتے ہیں۔ یہ کورنیا (Cornea) اور لینز (Lens) کو آکسیجن اور غذائیت (Nutrition) مہیا کرتا ہے اور ان کی صفائی بھی کرتا رہتا ہے۔

یہ خاص قسم کا پانی ایک خاص ہارمون (Organ) جسے سیلری باڈی بناتی ہے اور یہ پانی مسلسل بنتا رہتا ہے۔ یہ ہارمون یعنی سیلری باڈی (Ciliary Body) آئرس (Iris) کے بالکل پیچھے واقع ہوتی ہے۔ وہاں سے پانی بنتا ہے اور آئرس (Iris) کے اطراف سے Drainage Angle جہاں چھوٹے چھوٹے سوراخ جنہیں Trabecular Meshwork کہتے ہیں اور پیوپل (Pupil) سے آگے بہتا ہے اور پورے اگلے حصہ Anterior Chamber میں بھر جاتا ہے۔ اسی کی وجہ سے آنکھ پھولی رہتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ٹیوب (Tube) میں ہوا بھری جاتی ہے اور ٹیوب پھول جاتی ہے اور ہوا نکلنے پر ٹیوب پچک جاتی ہے۔ اسی طرح اگر آنکھ کا پانی نکال دیا جائے تو آنکھ بھی پچک جاتی ہے۔

یہ خاص قسم کا پانی (Fluid) آنکھ کے اندر ایک خاص حد تک پریشر بنائے رکھتا ہے۔ اسے Intraocular Pressure کہتے ہیں۔ اگر یہ پریشر ایک مخصوص حد سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو یہ آنکھ کے پردہ (Retina) یا Optic Nerve کو نقصان پہنچاتا ہے اور نظر ختم کرسکتا ہے۔ اسی کو کالا موتیا کہا جاتا ہے۔

جب سیلری باڈی کسی وجہ سے زیادہ پانی بنانا شروع کر دے یا آنکھ کا Drain سسٹم جسے Trabecular Meshwork کہتے ہیں بند ہو جائے جس کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں تو آنکھ کا پریشر بڑھ جاتا ہے اور اسی سے آنکھ کو نقصان ہوتا ہے۔ کالے موتیا کی مختلف اقسام سامنے آچکی ہیں لیکن بنیادی طور پر یہ دو اقسام کا ہوتا ہے جو درج ذیل ہے۔

1۔ Open Angle Glaucoma

اس قسم کے کالا موتیا کو نظر کا چور بھی کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں اور آہستہ آہستہ آنکھ کا پریشر بڑھتا رہتا ہے اس میں مہینے اور بعض اوقات سال لگ جاتے ہیں اور مریض کی اطراف کی نظر کم ہوتی رہتی ہے۔ لیکن مریض کو اس وقت پتہ چلتا ہے جب اس کی اطراف کی نظر (Visual Field) کافی کم رہ جاتی ہے۔

کیونکہ اس قسم کے کالا موتیا میں پریشر آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اس لئے آنکھ میں نہ درد محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی آنکھ سرخ ہوتی اور نہ ہی نظر میں دھندلا پن آتا ہے اور نہ ہی کچھ ایسا ہوتا ہے کہ جسے مریض محسوس کر سکے۔ لیکن آنکھ کے اندر پریشر کی وجہ سے Optic Nerve کے Tissues کو نقصان پہنچتا رہتا ہے اور نظر کم ہوتے ہوتے ختم ہو جاتی ہے اس طرح کے کالا موتیا کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب آپ ڈاکٹر کے پاس معائنہ کے لئے جاتے ہیں۔

2۔ Angle Closure Glaucoma

اس قسم کے کالا موتیا میں آنکھ کے اندر بننے والے پانی ایکوس (Aqueous) کا راستہ بند ہو جاتا ہے یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ آنکھ کا Drain سسٹم بلاک (Block) ہو جاتا ہے اور سیلری باڈی پانی ایکوس بناتی رہتی ہیں اور راستہ بند ہونے کی وجہ سے آنکھ کا پریشر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس قسم کے کالا موتیا میں آنکھ میں شدید درد ہوتا ہے آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ کئی مریضوں میں تو دیکھا گیا ہے کہ انہیں الٹی Vomiting بھی ہوتی ہے۔ آنکھ کے سامنے کا حصہ کورنیا (Cornea) دھندلا جاتا ہے اور بعض اوقات مریض اگر روشنی کی طرف دیکھے تو اسے روشنی کے گرد دائرے بنتے نظر آتے ہیں اور اسی طرح کی صورتحال میں نظر بہت تیزی سے ختم ہوتی ہے۔ اس قسم کے کالا موتیا کی عموماً دو قسمیں دیکھی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1۔ پرائمری اینگل کلوژر گلاکوما
Primary Angle Closure Glaucoma

2۔ سیکنڈری اینگل کلوژر گلاکوما
Secondary Angle Closure Glaucoma

پرائمری اینگل کلوژر گلاکوما کی وجوہات اب تک سامنے نہیں آسکیں کہ یہ کیوں اور کن وجوہات سے ہوتا ہے لیکن سیکنڈری اینگل کلویر گلاکوما کسی بیماری کے نتیجہ میں ہوسکتا ہے اور آنکھ پر چوٹ لگنے کے نتیجہ میں بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ہر قسم کے کالا موتیا کا علاج ممکن ہے۔

کالا موتیا کی وجہ سے جو آنکھ کا نقصان ہوتا ہے اسے ٹھیک تو نہیں کیا جاسکتا یعنی مریض کی ضائع شدہ نظر تو واپس نہیں لائی جاسکتی لیکن جتنی نظر آنکھ میں باقی بچی ہوتی ہے اسے بچایا جاسکتا ہے۔

اس لئے جب آپ کی عمر 40 سال ہو جائے تو لازمی سال میں ایک مرتبہ اپنی آنکھوں کا مکمل چیک اپ (Check Up) کروانا چاہئے اور یاد رکھیں اگر کسی کو یہ مرض لاحق ہو جائے تو وہ ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق دوا استعمال کرے اور ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق آنکھوں کا معائنہ کرواتا رہے اور ڈاکٹر سے یہ توقع نہ رکھے کہ ڈاکٹر اس کی ضائع شدہ نظر واپس لے آئے گا۔ ڈاکٹر تو صرف آپ کی باقی ماندہ نظر بچانے کی کوشش کرتا ہے جسے بچایا جاسکتا ہے اس مقصد کے لئے ڈاکٹر پہلے تو دواؤں سے پریشر کنٹرول کرتا ہے ان دواؤں میں قطرے بھی ہوسکتے ہیں اور کھانے کے لئے گولیاں بھی دے سکتا ہے اور اگر ان سے بھی پریشر کنٹرول نہ ہو تو آنکھ کا آپریشن کر کے نیا Drain سسٹم بنایا جاتا ہے۔

آجکل لیزر سے بھی آپریشن کیا جاتا ہے جسے Laser Surgery (Trabeculoplasty) کہا جاتا ہے۔

نوٹ: یہ ایک افسوسناک امر ہے کہ ہمارے ہاں پاکستان میں لوگ خود جا کر میڈیکل سٹور سے آنکھوں کے قطرے خرید کر آنکھوں میں ڈالنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ بھی انتہائی افسوسناک امر ہے کہ پاکستان میں کچھ ڈاکٹر حضرات بھی جب مریض کو دوا دیتے ہیں تو مریض کو یہ نہیں بتاتے کہ قطرے مریض نے کب تک استعمال کرنے ہیں۔ یا ان کے زیادہ استعمال سے کیا نقصان ہوسکتا ہے۔ اس سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ اگر دوا میں Steroids موجود ہیں تو اس کے زیادہ استعمال یا بے مقصد استعمال سے کالا موتیا ہوسکتا ہے۔ آجکل کالا موتیا کے بڑھتے ہوئے مرض کی سب سے بڑی وجہ بھی یہی سامنے آئی ہے۔

دعا کیا ہے

دعا کیا ہے؟ خدا کے سامنے سوزِ بیاں اپنا
دعا کیا ہے؟ خدا کو سونپنا سود و زیاں اپنا
دعا کیا ہے؟ ہجوم درد و غم میں باخدا رہنا
سرِ تسلیم خم کرنا طلب گارِ رضا رہنا
دعا کیا ہے؟ صبا کا نرم جھونکا شاخساروں پر
دعا کیا ہے؟ گزرنا آبِ جو کا ریگ زاروں پر
دعا ہے ابر رحمت کا برسنا آسمانوں سے
دعا ہے پھوٹنا شفاف چشمے کا چٹانوں سے
دعا سے ظلمتوں میں روشنی رنگیں ستاروں کی
دعا کیا ہے؟ خزاں کے کان میں آہٹ بہاروں کی
دعا کیا ہے؟ صدف میں قطرہ نیساں کی تابانی
دعا کیا ہے؟ محبت کا سبو تسکین کا پانی

سعید احمد اعجاز

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123587 میں ہالہ رفیق

بنت راجہ رفیق احمد قوم...... پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 24/1 دارالصدر شمالی انوار ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ہالہ رفیق گواہ شد نمبر1۔راجہ رفیق احمد ولد راجہ نذیر احمد ظفر مرحوم گواہ شد نمبر2۔راجہ امین احمد ولد راجہ رفیق احمد

مسل نمبر 123588 میں راجہ سفیر احمد

ولد راجہ رفیق احمد قوم...... پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 24/1 دارالصدر شمالی انوار ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔راجہ سفیر احمد گواہ شد نمبر1۔راجہ رفیق احمد ولد راجہ نذیر احمد ظفر گواہ شد نمبر2۔راجہ امین احمد ولد راجہ رفیق احمد

مسل نمبر 123589 میں رسولاں بی بی

زوجہ سلطان احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارووال ضلع وملک نارووال، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان 5 مرلہ 3 لاکھ روپے (2) حق مہر 1000 روپے (3) جیولری 3 تولہ 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔رسولاں بی بی گواہ شد نمبر1۔آصف جاوید ولد غلام حسین گواہ شد نمبر2۔محمود احمد ولد سلطان احمد

مسل نمبر 123590 میں رضیہ سلطانہ

زوجہ مرزا شاہد احمد قوم مغل پیشہ استاد عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارووال شہر ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 22 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔رضیہ سلطانہ گواہ شد نمبر1۔مرزا شاہد احمد ولد مرزا خوشی محمد گواہ شد نمبر2۔مرزا طاہر احمد مجاہد ولد مرزا خوشی محمد

مسل نمبر 123591 میں ماریہ خرم

زوجہ خرم شہزاد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارووال شہر ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) جیولری 7.5 تولہ 2 لاکھ 95 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ماریہ خرم گواہ شد نمبر1۔اشفاق احمد بٹ ولد محمد اسحٰق بٹ گواہ شد نمبر2۔فاروق احمد بٹ ولد عبدالرشید

مسل نمبر 123592 میں ادیبہ طاہر

بنت طاہر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارووال شہر ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ جاب مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ادیبہ طاہر گواہ شد نمبر1۔عطاء الحق ولد عبدالحمید گواہ شد نمبر2۔طاہر احمد ولد خوشی محمد

مسل نمبر 123593 میں بشریٰ اجمل

زوجہ مرزا امجد اجمل قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارووال ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 50 ہزار روپے (2) جیولری 2 تولہ 80 ہزار روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔بشریٰ اجمل گواہ شد نمبر1۔منیب احمد ولد مرزا محمد اکرم گواہ شد نمبر2۔مرزا محمد اجمل ولد مرزا محمد اسلم

مسل نمبر 123594 میں سحر طاہر

بنت طاہر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارووال شہر ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔سحر طاہر گواہ شد نمبر1۔عطاء الحق ولد عبدالحمید گواہ شد نمبر2۔طاہر احمد ولد خوشی محمد

مسل نمبر 123595 میں امۃ الباسط

زوجہ فاروق احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 270/A ضلع و ملک میرپور خاص پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 10 ہزار روپے (2) جیولری 5 گرام 16 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔امۃ الباسط گواہ شد نمبر1۔فاروق احمد ولد محمد یعقوب گواہ شد نمبر2۔احمد صادق قمر ولد علی احمد مرحوم

مسل نمبر 123596 میں امۃ الکلثوم

زوجہ محمد اسلم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 270/A ضلع وملک میرپور خاص پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 20 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔امۃ الکلثوم گواہ شد نمبر1۔محمد اسلم ولد مقصود احمد مرحوم گواہ شد نمبر2۔احمد صادق قمر ولد علی احمد عباسی مرحوم

مسل نمبر 123597 میں عصمت طاہرہ

زوجہ سعید احمد مبشر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 29/22 دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 69 گرام 221000 روپے (2) حق مہر 100 روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔عصمت طاہرہ گواہ شد نمبر1۔سعید احمد مبشر ولد میاں محمد شفیع گواہ شد نمبر2۔محمد افضل ولد مہدی خان

مسل نمبر 123598 میں نائلہ شہباز

زوجہ شہباز احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔نائلہ شہباز گواہ شد نمبر1۔ریاض احمد بجہ ولد عبداللہ خاں گواہ شد نمبر2۔محمد رفیق چوہدری ولد غلام

مسل نمبر 123599 میں فرحانہ ظفر

بنت معمر اللہ عبدالحی قوم جھمٹ پیشہ طالب علم عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/26 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔فرحانہ ظفر گواہ شد نمبر1۔محمود احمد ولد شیر احمد گواہ شد نمبر2۔جواد احمد ولد عبدالرشید

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

میری نواسی علیشاہ صباحہ خان کی تقریب آمین مورخہ 15 مئی 2016ء کو بیت محمود مالمو سویڈن میں ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی سے قرآن کریم سنا۔ بچی کو قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ قیصرہ پروین صاحبہ کو ملی۔ بچی محترم ناصر بہادر شیر صاحب سابق باڈی گارڈ خلیفۃ المسیح کی نواسی کی بیٹی اور مکرم بشیر احمد خان صاحب کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو باقاعدہ تلاوت قرآن کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرمہ زاہدہ خانم صاحبہ امریکہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ مبارکہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر الدین شمس صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 15 مئی 2016ء کو دو بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک وقف نو میں قبول فرماتے ہوئے نور الدین شمس نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب مرحوم کا پوتا اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کی نسل سے ہے۔ جبکہ ننھیال کی طرف سے مکرم بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم AVP نیشنل بینک کا نواسہ اور مکرم صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو آباؤ اجداد کی طرح سلسلہ اور خلافت کا فدائی اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری محمد اقبال بشیر صاحب نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم معروف احمد بشیر صاحب اور مکرمہ فرحت ناز صاحبہ کو شادی کے چار سال بعد مورخہ 11 جون 2016ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام ھسیف احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل کرنے کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ نومولود مکرم چوہدری علی احمد صاحب آف چک نمبر 123 سرانوالی بھلیسر سانگلہ ہل کا نواسہ اور مکرم چوہدری ولی محمد صاحب آف چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی والا، خادم دین، نیک، صالح، خلافت سے وابستہ رہنے والا اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم سرفراز احمد صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ کھرپڑ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم افتخار احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 24 مئی 2016ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رستگار احمد عازش عطا فرمایا ہے۔ جو محترم مختار احمد صاحب آف شالیمار پارک فیصل آباد کا پوتا اور مکرم منظور احمد منور صاحب آف تخت ہزارہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 23 جون 2016ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ھبۃ النور عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم مختار احمد صاحب آف شالیمار پارک فیصل آباد کی پوتی اور مکرم محمد شریف صاحب آف احمد نگر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ سیدہ رفعت احمد صاحبہ آف پیس ولیج ٹورانٹو تحریر کرتی ہیں۔

میرے خاوند مکرم سید محمد احمد صاحب آف پیس ولیج ٹورانٹو کینیڈا مورخہ 28 مئی 2016ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مورخہ 30 مئی کو بیت السلام میں مکرم مبارک نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے نماز جنازہ پڑھائی اور 31 مئی کو وان کے قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم فرحان اقبال صاحب مربی سلسلہ پیس ولیج نے دعا کروائی۔ آپ مکرم سید فضل الرحمٰن فیضی صاحب کے بیٹے، مکرم ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب آف ترکی کے داماد اور حضرت مسیح موعود کے رفیق و معالج حضرت محمد حسین قریشی صاحب کے نواسے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ 4 بیٹیاں مکرمہ سیدہ عظمیٰ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ ناصر محمود صاحب پیس ولیج ٹورانٹو، مکرمہ سیدہ اسماء لقمان صاحبہ جرمنی، مکرمہ سیدہ بشریٰ باسط صاحبہ برامپٹن ٹورانٹو کینیڈا، مکرمہ سیدہ ثناء فاروق صاحبہ لندن اور ایک بیٹا مکرم سید بختیار احمد صاحب سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسلام آباد پاکستان میں اور کینیڈا آنے کے بعد بھی خدمت دین کی توفیق دی۔ پاکستان میں آپ سیکرٹری مال اور پھر بطور صدر حلقہ G-9 خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ کینیڈا آنے کے بعد بھی آپ کینیڈا میں فنانس کے آفس میں والنٹیئر کام کرتے رہے۔ پاکستان میں آپ بینک میں آڈیٹر تھے۔ بینک کے لوگ آپ کی سچائی اور ایمانداری کی بناء پر امانتیں آپ کے پاس رکھواتے تھے۔ جب آپ ریٹائر ہوئے تو آپ کی نیکی اور شرافت اور راستبازی کی بناء پر بینک والوں نے قرآن مجید آپ کو تحفہ دیا۔ آپ فرمانبردار بیٹے، مہربان شوہر اور شفیق باپ تھے۔ آپ کو بزرگان سلسلہ کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا اسی لئے آپ کی شخصیت میں ٹھہراؤ اور ان سب کی نصائح اور تربیت صاف جھلکتی تھی۔ آپ کو خلافت سے عشق کی حد تک محبت تھی۔ حضور کو خطوط لکھتے اور جواب موصول ہونے پر عقیدت اور فرط جذبات سے خط چوم لیتے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عطاء العلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سید اعجاز مبارک منیر صاحب سابق سیکرٹری مال 6/11-L ضلع ساہیوال اور ان کی اہلیہ مکرمہ سیدہ صفیہ انیس صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم دونوں کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

المناک حادثہ

مکرم نیر عمران صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ زاد ہمشیرہ محترمہ رخشندہ محمود صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد ظفر صاحب ساکن دارالیمن شرقی صادق مورخہ 20 جون 2016ء کو گھر میں واٹر کولر سے کرنٹ لگنے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم عبدالقیوم ناصر صاحب مربی سلسلہ نے گراؤنڈ دارالیمن میں پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے سوگواران میں شوہر مکرم محمود احمد ظفر صاحب، ایک بیٹا جاذب احمد ظفر واقف نو عمر 7 سال، دو بیٹیاں ثوبیہ محمود عمر 5 سال، سائرہ محمود عمر ڈیڑھ سال چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بہت بلند کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے خصوصاً ان کے بچوں کو اپنی رحمت اور فضل کی چادر میں لپیٹ لے اور خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ ممدانہ ضلع منڈی بہاؤالدین لکھتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم میاں بشیر احمد صاحب ابن مکرم میاں غلام یٰسین صاحب آف جماعت احمدیہ ممدانہ ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ 25 جون 2016ء کو وفات پاگئے۔ اسی روز ان کی نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا مکرم امیر صاحب منڈی بہاؤالدین نے کروائی۔ مرحوم اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ بلدیہ ٹاؤن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کی والدہ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مورخہ 6 اپریل 2016ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ آپ کی تدفین ٹورانٹو کے مقامی قبرستان میں ہوئی۔ آپ کی عمر 66 برس تھی۔ 2005ء میں بریسٹ کینسر اور پھر 2014ء میں قومہ میں جانے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزانہ شفا عطا فرمائی۔ صبر سے بیماری کا عرصہ گزارا۔ 2005ء تک کراچی میں تھیں۔ جب تک صحت رہی حلقہ میں بھی اور لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے دفتر میں باقاعدگی سے کام کرتی رہیں اور بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کی۔ ٹورانٹو بیت الذکر میں 8 اپریل 2016ء کو بعد نماز جمعہ محترم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی امیر صاحب نے کرائی۔ آپ نے پسماندگان میں خاوند محترم شیخ مبارک احمد صاحب کارکن دفتر جماعت احمدیہ کینیڈا کے علاوہ 3 بیٹے مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ٹورانٹو سابق سیکرٹری مال لائیڈ منسٹر کینیڈا، مکرم شیخ ودود احمد بلال صاحب ٹورانٹو، مکرم شیخ محمود احمد صاحب لائیڈ منسٹر کینیڈا، دو بیٹیاں مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ خاکسار اور مکرمہ صالحہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم سعود احمد صاحب ڈیلاس امریکا چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عالمی شہرت یافتہ سماجی کارکن اور پاکستان کی مایہ ناز شخصیت

عبدالستار ایدھی وفات پاگئے

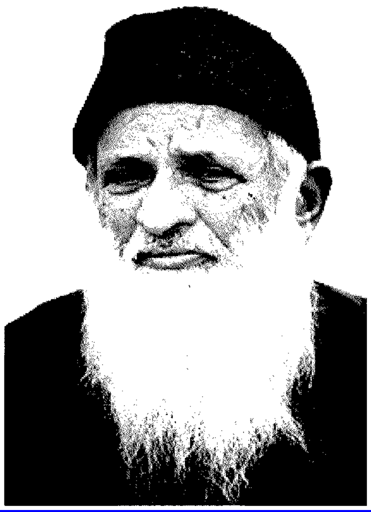

انتہائی افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ پاکستان کی فلاحی تنظیم ایدھی فاؤنڈیشن کے بانی عبدالستار ایدھی مورخہ 8 جولائی 2016ء کی رات کراچی کے ایک ہسپتال میں وفات پاگئے۔ ان کو 7 جولائی کو ہسپتال داخل کرایا گیا تھا جہاں چھ گھنٹے تک وینٹی لیٹر پر بھی رکھا گیا۔ آپ 1928ء کو بھارت کی ریاست گجرات کے شہر بانٹوا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کپڑے کے تاجر تھے۔ جو متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد ان کا خاندان بھارت سے ہجرت کر کے پاکستان آیا اور میٹھادر کراچی میں آباد ہوا۔ 1951ء میں ایک سماجی ڈسپنسری کے قیام سے ایدھی فاؤنڈیشن کا آغاز ہوا۔ 2006ء میں ایدھی انٹرنیشنل ایمبولینس فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا۔ آج ایدھی فاؤنڈیشن کے پاس سینکڑوں ایمبولینسز ہیں جو ملک کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہسپتال اور ایمبولینس خدمات کے علاوہ ایدھی فاؤنڈیشن نے کلینک، زچگی گھر میٹرنٹی ہوم، معذوروں کے گھر، پاگل خانے، بلڈ بنک، یتیم خانے اور سکول کھولے ہیں۔ ایدھی مراکز کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر ایدھی مرکز کے باہر جھولا سروس کا اہتمام ہے تاکہ جو عورت بچہ کی دیکھ بھال نہیں کرسکتی وہ اس میں ڈال جائے، ایدھی فاؤنڈیشن اس کی پرورش کرتا ہے۔ مختلف حادثات میں زخمی ہونے والوں اور سیلاب زدگان کی بروقت امداد میں آگے آگے رہتی ہے۔ پاکستان کے علاوہ چند بیرون ممالک میں بھی یہ فاؤنڈیشن کام کررہی ہے۔ آپ اور آپ کی اہلیہ بلقیس بیگم کو 1986ء میں عوامی خدمات کے شعبہ میں Ramon Magsaysay ایوارڈ سے نوازا گیا۔ 1988ء میں لینن امن انعام حاصل کیا۔ اس کے علاوہ آپ کو 2010ء میں جماعت احمدیہ یوکے کی طرف سے احمدیہ پیس ایوارڈ دیا گیا۔

آپ نے شہرت اور عزت کے باوجود نہایت سادہ زندگی گزاری، آپ سادہ روایتی لباس زیب تن کرتے، 1996ء میں ان کی خودنوشت سوانح حیات شائع ہوئی۔ 1997ء میں گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کے مطابق ایدھی فاؤنڈیشن کی ایمبولینس سروس دنیا کی سب سے بڑی فلاحی ایمبولینس سروس ہے۔ ان کی وصیت کے مطابق ان کی آنکھیں عطیہ کردی گئی ہیں۔

آپ کی وفات پر حکومت پاکستان نے ایک روزہ سوگ منانے اور سرکاری اعزاز کے ساتھ تدفین کا اعلان کیا ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے انتہائی دکھ اور رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ عبدالستار ایدھی کی وفات پاکستان کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ ایسی خادم انسانیت ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو انسانیت کی خدمت کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ اور اپنا تن من دھن اور سارا کچھ مخلوق خدا پر لگا دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان کا لگایا ہوا پودا ایدھی ٹرسٹ اور فاؤنڈیشن اب پورے پاکستان میں پھیل چکا ہے اور ایک مضبوط فلاحی نیٹ ورک کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ انہوں نے مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا کی اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

فالسے کے فوائد

فالسہ خوشنما ہونے کے ساتھ ساتھ خوش ذائقہ بھی ہے اور یہ ہمیں موسم گرما کی شدت سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور ذائقہ ترش نسبتاً میٹھا ہوتا ہے۔ اس کا مزاج سرد تر ہوتا ہے۔ فالسہ مقوی دل، جگر، اختلاج قلب، قے اور ہچکی کے لئے مفید ہے۔ اس کے علاوہ یہ صفراوی اور دموی مریضوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ ہمارے لئے قدرت نے اس میں وٹامن K کا خزانہ محفوظ کر رکھا ہے۔ اس کو ذیابیطس کے مریض بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

فالسہ کی کاشت ستمبر، اکتوبر اور فروری، مارچ میں ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کا رنگ سبز اور اس کے پھولوں کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ فالسہ کی لکڑی سے ٹوکریاں بنتی ہیں اور آرائشی سامان بھی تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی آرائشی باڑ بھی لگائی جاتی ہے۔ اس کی فی ایکڑ پودوں کی تعداد 1000 سے 1200 تک ہوتی ہے۔ اس کے شربت اور سردائی کے استعمال سے پیاس کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے ٹھنڈک اور فرحت کا احساس ہوتا ہے۔ فالسہ کا شربت اور سردائی پیشاب آور ہے۔ توانائی بحال کرتا ہے اور جسم میں پانی کی کمی پوری کرتا ہے۔ جسم کے فاسدوں کا اخراج کرتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 10 جون 2016ء)

☆..........☆..........☆

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 11 جولائی

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:19
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	34 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 جولائی 2016ء

6:15 am	گلشن وقف نو
8:00 am	خطبہ جمعہ 8 جولائی 2016ء
9:45 am	لقاء مع العرب
11:55 am	حضور انور کے اعزاز میں سڈنی میں استقبالیہ تقریب 18۔اکتوبر 2013ء
4:05 pm	جلسہ سالانہ قادیان 26 دسمبر 2015ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ 20۔اگست 2010ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران
047-6211978
0332-7711750

FR-10

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور
سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔ نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔ مچھر مار سپرے کی سہولت میسر ہے
کالج روڈ ربوہ: 0322-6093523
سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
محمد دین میموریل ہومیو کلینک اقصیٰ چوک ربوہ
ڈاکٹر خرم گل: 0334-9811520

ماڈرن پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
خرم شہزاد: 03218507783 طاہر محمود: 03339797372
دکان: 047:6214437
لنک ساہیوال روڈ نزد گیٹ نمبر 2 بیت اقصیٰ دار البرکات ربوہ

ہمارے ہاں تفصیلی معائنہ کی کمپیوٹرائزڈ جدید ترین سہولت موجود ہے۔ مثلاً کمر کے تمام مہرے، تمام جوڑوں کے بیرونی اور اندرونی حصے جگر، پتہ، دل، گردے رحم، گلا، معدہ وغیرہ ٹیومرز کی جانچ بھی کی جاتی ہے۔ تکلیف کی نوعیت پر رپورٹ بھی تجویز کی جاتی ہے۔ ٹیومرز (رسولیاں) کے بارے میں بھی مفید معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔ خون کے تمام اجزاء کے متعلق کمی بیشی بغیر خون لئے تجزیہ کیا جاتا ہے۔ صرف وقت لے کر تشریف لائیں۔
F.B ہومیو سینٹر طارق مارکیٹ ربوہ۔ فون: 6214593 موبائل: 0300-7705078